یہ اخبار ہدایت آثار ہر جمعہ کے دن دفتر مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

K. G. L. No. 352

THE AHL-I-HADIS, AMRITSAR.

الحمد للہ

اہلحدیث

ہے پیروی میں پیغمبر کی شان ... [illegible]

امرتسر ۲۵ شوال المکرم ۱۳۲۳ھ مطابق ۲۲ دسمبر ۱۹۰۵ء یوم جمعہ مبارک

اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے	[illegible]
والیان ریاست سے	[illegible]
رؤسا اور جاگیرداروں سے	[illegible]
عام خریداروں سے	[illegible]
چھ ماہ کیلئے	[illegible]
ممالک غیر سے	[illegible]

قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔ نمونہ بھی ۲ کا ہے۔ بیرنگ خطوط وغیرہ واپس۔ نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہونگی۔

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع ہونی چاہئے ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا چاہئے۔

ایک نو آریہ کا مسلمان ہونا۔

از حکیم محمد الدین صاحب سکرٹری انجمن نصرۃ السنۃ امرتسر

آج ہم جس نو آریہ کو پیش کرتے ہیں۔ اگرچہ وہ اخباری دنیا میں مشہور نہیں کیا گیا۔ مگر اس مشہور نہ کرنے کی وجہ یہی ہے کہ اس سے پہلے کبھی ایک مشہور کردگان کو انجمن ہذا نے دبوچ لیا ہے یہ صاحب منشی محمد عبد اللہ ہیں۔ جو ماہ نومبر میں آریہ بنائے گئے تھے۔ ۱۰ دسمبر کو جناب مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب کے جلسے۔ ۱۱ کو انجمن نصرت السنۃ کے زیر اہتمام جلسہ کر کے انکے اسلام کا اعلان کیا گیا۔ اس سے زیادہ کیا عرض کروں۔ جو لیکچر صاحب موصوف نے پڑھ کر سنایا۔ اور الغرض درج کرانے اخبار اہلحدیث کے حلیے وہی کافی ہے جو یہ ہے:۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میں کون تھا اور کون ہوں

میں قدیمی مسلمان پابند تمام ارکان موافق قرآن شریف و حدیث کے تھا اور جسکی طلب سے ہوں وہ یکتا تابعدار و جان نثار قرآن شریف و حدیث کا ہے اور وہ استقامت ریاست کوٹہ میں ملازم ہیں اور مجھکو بہت شوق دین محمدی کی منادی کرنے کا تھا یہانتک جس شہر میں گیا۔ وعظ کیا اور دیگر مذہبوں سے مقابلہ کرتے رہے اور دیگر مذاہب کی کتب بینی کرتا رہا۔ ۱۳ ستمبر کو کوٹہ سے چلکر ۱۶ ستمبر کو بمبئی آ گیا۔ وہاں بھی پر وعظ کرنا شروع کر دیا۔ اور مدرسہ اسلامیہ کوکن میں بھی یہ نیک کام کرتا تھا۔ اور عام جلسوں میں جانیکا اکثر اتفاق ہوا کرتا تھا۔ اسی اثنا میں خیال پیدا ہوا۔ اور ستیارتھ پرکاش کا چودہواں سملاس دیکھا جس میں قرآن کریم کی تردید کرتے ہوئے دکھلایا ہے کہ یہ کتاب کلام الٰہی ہونے کے قابل نہیں ہے اور اسلام پر بہت سے بہتان باندھتے ہوئے یہ بھی ظاہر کیا ہے کہ اسکے اندر بت پرستی بہت ترقی پر ہے۔ بعد ازاں یہ خیال ہوا کہ ان کے مذہب کی سچائی کیا ہو ظاہر ہو۔ لہذا آریہ دھرم کے قبول کئے تو ظاہر ہونا[1] بہت مشکل ہے جبتک اسلام سے دست بردار ہو۔ تب تک کل کائنات آریہ دھرم کی معلوم نہیں کر سکتا۔ مخفیاً کچھ دل نے بھی مشورہ دیا کہ کچھ روز کے لئے اسلام سے دست بردار ہو جاؤ۔ اور ان کی اندرونی کارروائی حاصل کرو۔ اسلئے یکم نومبر کو آریہ سماج بمبئی میں شخصی اسلام کا درخواستی لیکچر دیتے ہوئے یہ ظاہر کیا کہ میں اسلام کو چھوڑنا چاہتا ہوں۔ آپ مجھکو شدھ کر لیں تو سماج نے سوچکر جواب دیا۔ کہ ہم آپکو لاہور شدھی سبھا میں روانہ کرنا چاہتے ہیں۔ اگر منظور ہے تو میں نے منظور کر لیا۔ ۲ نومبر کو بمبئی کلکتہ سے لاہور روانہ کر دیا گیا۔ ۳ نومبر کو پہنچ آریہ سماج وچھو والی لاہور میں آ گیا اور ۵ نومبر ۱۹۰۵ء بعد اتوار شدھی کی کارروائی پنڈت پوراننند و بھگت رام نے کی اور خورد و نوش کا انتظام ذاتی طور سے ڈاکٹر چرانند کے مکان پر ہو گیا۔ اور بمبئی سے بذریعہ تار یہ تند ڈاکٹر کے پاس بھیجا گیا تھا۔ بعد میں سدھانت آریہ دھرم کے موافق سندھیا وغیرہ کرنی شروع کی۔ اور ستیارتھ پرکاش اور یجروید جسمیں سروج کی اواگون کی تعلیم ہے پڑھنا شروع کیا اور اسکی لفظی معنوں سے کام لیا۔ تو معلوم ہوا کہ اس میں تو بالکل تحریف لفظی اور معنوی استعمال ہے جس سے خداوند کریم کا ملنا اور اس سے قرب حاصل کرنا بہت ہی بعید ہے اور سب سے اول بڑی بھاری نیکی کا کام نیوگ ہے اور دوسرے درجہ پر مسئلہ اواگون ہے۔ وہ بالکل ہی مخش ہے جسکی تعلیم اہل اسلام کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے ظاہر کرتا ہوں کہ تناسخ کی کیا حالت ہے مثلاً مسئلہ تناسخ۔ فرضاً کرلی چند کی والدہ کا انتقال ہوا۔ اسکی کمسنی میں ہی اور والدہ نے ایک ایسی جگہ جنم لیا جہاں پر بعد پرورش ہونے زید کے انکے ساتھ شادی ہوئی۔ تو زید نے اپنی والدہ کی روح یعنے والدہ کے ساتھ جماع کیا۔

دوسرا مسئلہ تناسخ کا رنگ ڈھنگ نہیں۔ فرض کرو کہ روح نے گندم کے درخت میں جنم لیا۔ تو پھر اسکو کاٹ کر شکم پری کی۔ پھر کیونکر جسم کے گوشت کھانا نہیں کیونکر جائز ہے؟ سوئم ایک ہی قوم ویدک دھرم کی پابند جسمیں ایک گروہ ماس پارٹی جو گوشت کو جائز بتلاتی ہے اور دوسرا گروہ گھاس پارٹی جو گوشت خوری ناجائز بتلاتی ہے۔ غرضیکہ جو کچھ پہلے ویدک دھرم میں رہکر حاصل کیا۔ اور لطف اٹھایا۔ اسکو میں ہی جانتا ہوں۔ کیا[2] ہی مزہ کا وقت گذرتا تھا۔ مگر افسوس کہ جس لذت کا انجام یہ ہو اسکو کون دانا پسند کر سکتا ہے! اسلئے میں اب توبہ کرتا ہوں تمام گناہوں سے اور اللہ اکیلے کے غضب سے پناہ مانگتا ہوں جس نے اپنے کلام پاک کو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر سچائی کے ساتھ نازل فرمایا۔ میرے گناہوں کو معاف فرماوے اور میں غلط راہ سے دست بردار ہو کر دین محمدی کے سایہ میں آتا ہوں اور توبہ و استغفار کرتا ہوں۔ اہل اسلام حاضرین جلسہ میری توبہ کے شاہد ہیں دنیا میں کوئی مذہب ایسا نہیں کہ جسکے عمل سے قرب الٰہی حاصل ہو۔ سوائے اسلام کے۔ اگر برابر کوئی دین سچا اور پاک نہیں ہے اور الٰہی توبہ الٰہی توبہ

(خادم الفقراء العباد دین رسول اللہ محمد عبد اللہ پر مولوی خدا بخش بٹالوی گنڈھ)

جلسہ میں مختلف تقریریں ہوئیں خاکسار سکرٹری کے علاوہ جناب مولوی ابوالوفا صاحب اور جناب مولوی حکیم ابو تراب محمد عبد الحق صاحب نے بھی تقریر فرمائی۔ مولانا ابوالوفا نے فرمایا۔ کہ گو منشی عبد اللہ صاحب اپنا آنا آریوں کے حالات معلوم کرنے کو بتلاتے ہیں۔ مگر اسلام اسکی بھی اجازت نہیں دیتا کہ کافروں

[1] یہ صرف آپکا خیال ہے ورنہ مشکل کیا ہے کیا اسوقت جتنے مناظر آریوں سے مباحثہ کرتے ہیں وہ بھی کسی زمانہ میں آریہ بنے تھے؟ (اڈیٹر)

[2] مہاشہ جی وہ کیا تھا؟ ذرا بتلایا تو ہوتا اگرچہ زبانی آپ بتلا چکے ہیں۔ مگر پرچہ میں بھی دیا ہوتا۔ تو ناظرین بھی حظ اٹھا لیتے (اڈیٹر)

ahmadimuslim.de

سکے حالات معلوم کرنے کو کالا زبن جاؤ۔ علاوہ اسکے آریوں کے کونسے حالات مخفی ہیں جو انہیں جاکر معلوم کرنے کی ضرورت ہے منشی صاحب نے اپنا جنیئو اتار کر پھینک دیا۔ جو غلام محمد بخش صاحب لاہوری نے مع سرٹیفکیٹ آریہ سماج کے لے لیا اور انکا خیال ہوگا۔ کہ یہ لاہور کے آریوں کی امانت ہے اونہی کو پہنچائی جائے تو بہتر ہے ؎ بس ہو چکی سماج تو بستر اٹھائیے ۔

اخبار الاسلام سیالکوٹ

کے خریدار نمبر ۲۹۰۲ بابت صفائی معاملہ کی سخت شکایت کرتے ہیں مراسلت طویلہ اُن کی بتاکید آتا کی آئی ہے مگر ہم اسکو مصلحتاً درج نہیں کرتے اور مثل سابق اپنے معزز دوست منشی کریم بخش صاحب کو توجہ دلاتے ہیں کہ اون کی شکایات پر توجہ فرماویں (اڈیٹر)

روئی دُھننے کی مشین؟

منشی غلام حیدر صاحب سوداگر چرم لکھتے ہیں۔ کہ ہم لوگوں نے ایک کمپنی قائم کی ہے۔ جس میں قریب پانچ ہزار روپیہ کے جمع ہوگیا ہے آپ یا آپکا کوئی خریدار اطلاع دیں۔ کہ روئی دُھننے کی مشین کس جگہ سے مل سکتی ہے؟

(پتہ احمد پور شرقیہ ریاست بہاولپور۔ منشی غلام حیدر)

کرشنِ قادیانی

نے شیخ الکل محدث دہلوی کی تاریخ وفات لکھی تھی مَاتَ ضَالٌّ ھَائِمًا جو قرعہ سے علم نحو غلط ہے۔ کیونکہ اس میں ذوالحال (ضالٌّ) نکرہ ہے جو خلاف نحو ہے خاکسار نے عبدالکریم مرزائی کی موت کی تاریخ قرآن مجید سے نکالی ہے۔ آپ اسکو درج اخبار کرکے ممنون فرمایئے۔ جملہ تاریخ وفات یہ ہے :۔

اَعَدَّ لَہٗ عَذَابًا عَظِیْمًا

۱۹۰۵ء

(راقم۔ مرزا محمد بیگ از لاہور)

مرزا حیرت صاحب خود ولیش

(از سید حسن پھلواری دہلی)

یوسف صاحب ابو علیکم السلام۔ ۳۰ نومبر کے کرزن گزٹ میں میں نے اپنے نام آپ کی کھلی چٹھی دیکھی۔ آپ نے میری نسبت جو کچھ لکھا ہے میں اسکا جواب دینا نہیں چاہتا۔ میری اس کھلی چٹھی کا مدعا یہ ہے کہ آپ نے جو یہ تحریر فرمایا ہے کہ حضرت قبلہ مولانا شاہ محمد سلیمان صاحب ایک علمی مناظرہ کیلئے نہیں کرتے۔ جسمیں منصفانہ طریقہ سے بلا تعصب سچا معاملہ طے کیا جاوے۔ اور یہ کہ مرزا حیرت صاحب ہر شخص سے بحث کیلئے طیار ہیں۔ تو جناب من حضرت قبلہ مدظلہ اس امر پر مستعد ہیں لیکن صرف آپکے یا آپ جیسوں کے کہدینے سے ایسا نہیں ہو سکتا جبتک کہ جناب مرزا حیرت صاحب خود اپنی طرف سے اس مضمون کو شائع نہ فرماویں۔ کہ مولانا شاہ محمد سلیمان صاحب مجھ سے مباحثہ یا مناظرہ کر لیں۔ یا میں آنسے مباحثہ کیلئے طیار ہوں۔ جسوقت مرزا صاحب اپنی طرف سے ایسا مضمون شائع کریں گے جناب حضرت مولانا قبلہ مدظلہ دہلی میں یا جہاں مرزا صاحب فرماویں گے علمائے اسلام اور غیر قوموں کے اہل علم اور فاضلوں کے سامنے مباحثہ ومناظرہ کریں گے اور فیصلہ غیر قوم کے اہل علم کے ہاتھوں میں رہیگا۔ میں اسلئے کہتا ہوں۔ کہ ایسا نہ ہو۔ کہ آپکے کہنے پر حضرت مولانا مدظلہ طیاری کریں اور مباحثہ کے لئے مستعد ہو جائیں۔ تو جناب مرزا صاحب حیلہ حوالہ کرنے لگیں۔ اور کہنے لگیں۔ کہ تمام مسلمانوں کی وکالت لاؤ وغیرہ وغیرہ ذالک جیسا کہ جناب مولانا مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب کو کہا تھا۔ جسطرح اور وقت کرتا رہا ہاں امید ہے کہ آپ ضرور کوئی ایسا مضمون خود مرزا حیرت صاحب سے شائع کرائیں گے۔ اور جناب مرزا صاحب اس سے پہلو تہی نہ فرماوینگے۔ والسلام

نامۂ حکیم بنام آریہ مسافر

جناب نے میرے مضمون کو ماہ ستمبر ۱۹۰۵ء کے رسالہ آریہ مسافر صفحہ ۳۱ و ۳۲ میں تحریر فرمایا ہے۔ چنانچہ سطر اخیر صفحہ ۳۱ اور سطر اول صفحہ ۳۲ میں یہ مضمون درج ہے۔ جسکو میں اسجگہ ضرورتاً نقل کرتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ (اگر آپ اپنے اصول لغو اعتقادی مسائل کو میرے مقابلہ میں معقولی لحاظ سے منطقی طرز پر ثبوت کرنے پہنچائینگے تو میں کیا

ahmadimuslim.de

سے حال کئے ہم اول یا ہونیکو طیار ہوں) میرے مہربان آپنے خدا کی تعریف میں جواب ۱ میں وہ دعوے پیش کئے ہیں پھر جواب نمبر ۲ میں سات دعوے قائم کئے ہیں جو سب کے سب بلا دلیل ہیں حالانکہ میں منطقی اصول کی رو سے ثبوت کا طالب ہوں - اگر میں ہر ایک دعوی کے لئے آپ سے دلیل طلب کرتا - تو میرا حق تھا - لیکن آپکا رسالہ صرف میرے ہی مضمون کے لئے وقف نہیں کیا گیا - بلکہ مختلف مضامین کا ذخیرہ ہے اسلئے میں اسوقت درگذر کرکے عرض گذار ہوں کہ جنابنے عشکو جواب میں تحریر کیا ہے کہ انفعال باری طبعی (سبحانہ کے ہیں اور اسی نمبر میں فرماتے ہیں کہ مادہ حالت لطیف سے کثیف میں آنیوالا ہے اور ارواح مادہ کو سہو لگنے والے ہیں - (میں سمجھا ہوں کہ ارواح کا تعلق مادہ کیساتھ ضروری ہی) میرے مہربان یہ مناسب ہوگا - کہ آپ صفت طبعی و فعل طبعی کا فرق بیان فرماکر بندہ کو مشکور فرماوینگے کیونکہ ایسا نہ ہو کہ فعل طبعی اور صفت طبعی میں الجھن واقع ہو - نیز انفعال طبعی کا اثر دوسرے پر اتفاقاً ہوتا ہے یا قصداً - میں جانتا ہوں قصداً نہ ہوتا ہوگا - کیونکہ قصد میں ارادہ کا ہونا ضروریات سے ہے اور جواب نمبر ۵ میں آپ نے بعض تعلق کے تعلقات کا ذکر کیا ہے کیا ایک ہی تعلق محیط و محاط کا درست ہے؟ بلکہ سوال میں لفظ تعلق تھا جواب میں بھی ہوتا - تو مطابقت ہو جاتی پھر آپ اسی نمبر میں فرماتے ہیں - کہ خدا ان ہر دو (مادہ و ارواح) میں موجود ہے کیا یہ دونو خدا میں موجود نہیں ہیں - پھر آپنے فرمایا ہے کہ روح و مادہ خدا کے سہارے اور ربان من جب مادہ و ارواح اپنے وجود کیلئے خود ہی باعث ہیں یعنے خدا نہ انکی علت فاعلی ہے نہ علت مادی ہو سکتا ہے - تو پھر سہارا ہو گیا کیا معنے پھر مادہ خود باشکل متشکل ہونیوالا ہے - اسکو آپ جواب نمبر اول میں مان چکے ہیں - اور روح کا ملاپ مادہ سے طبعی ہے ہاں اگر ان دونوں باہم سہارا دار ترکیب قدر درست ہو سکتا - چونکہ روح محرک و مادہ محرک (جس سے انکار نہ ہوگا) پس یہی دونوں وجود ترکیب کیلئے کافی و وافی ہو سکتے ہیں تو پھر کی طرف مادہ و ارواح کو کوئی ضرورت نہیں - کیونکہ یہ کسی کی مخلوق نہ انکا کوئی خالق ہے اور یہی آپکا مسلمہ ہے - اور اب جواب نمبر ۱ میں روح کو صاحب علم و ارادہ فرما چکے ہیں - پس اس سے ضروری ہے کہ روح و مادہ کے ملاپ سے اجسام کا وجود پا جائے ایسی حالت میں خدا کیسی دھندہ میں سے بھی بچا رہتا ہے - میرے تیسرے سوال کو جناب نے اصل رہنے دیا ہے جسکا خلاصہ عبارت بالا میں ضمناً آچکا ہے - اب میں قصداً دوسرے لفظوں میں عرض کرتا ہوں

مثلاً مادہ جو ازلی و قدیم مانا گیا ہے اسکی کوئی علت فاعلی اور نہ مادی ہے پس ظاہر ہوا کہ اپنے وجود قدیمی کا خود ہی باعث ہے - جب وہ اپنی ذات کے لئے کسی کا محتاج نہیں - تو صفات میں کیوں دوسرے کا محتاج ہو - اسلئے کہ مرتبہ ذات عقلاً مرتبہ صفات پر مقدم ہے جبتک کوئی ذات موجود نہ ہو - اور اسکی کوئی صفت نہیں بیان نہیں آسکتی اور آپ نمبر ۲ کے جواب میں فرماتے ہیں - چونکہ یہ تینوں (خدا و مادہ و روح) ازلی ہیں اسلئے ان میں سے کسیکو بلحاظ زمانہ باقی پر تقدم ذاتی نہیں ہو سکتا - اس جگہ آپنے دعوی کیساتھ دلیل پیش کیا ہے - لیکن منطقی یا نیاتک ایسے دعوی اور دلیل پر سکوت اختیار کرتا - میرے مہربان زمانہ کا مشترک یا ایک ہونا تقدم ذاتی کو مانع نہیں ہو سکتا - میں آپکو یہی امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں - امید ہے کہ آپ بھی توجہ تام فرماوینگے دیکھا ہے جسوقت پنکھا ہاتھ سے ہلایا جاتا ہے - تو دونوں یعنے ہاتھ اور پنکھے کی حرکت کا زمانہ ایک ہی ہوتا ہے - مگر عقل باور کرتی ہے کہ ہاتھ کے ہلنے سے پنکھا ہلتا ہے اور یہی تقدم ذاتی ہے یعنے ہاتھ اپنی ذات سے ہلتا ہے اور پنکھا ہاتھ کے ہلنے سے - پس واضح ہوا کہ مساوات زمانہ دو یا تین اشیاء میں تقدم ذاتی کے منافی نہیں - نیز آپ سوال ۶ کے جواب میں تینوں قدیموں (خدا - مادہ - روح) میں مؤثر کے اثر کو متاثر پر مقدم نہیں مانتے صاحب من مؤثر اثر کنندہ اثر کرنیوالا - اور متاثر اثر پذیرندہ اثر قبول کرنیوالا ہے یہ ظاہر ہے کہ اثر قبول کرنے ہی کے بعد شئے متاثر کہلاتی ہے - وہ اثر مؤثر میں متاثر سے مقدم ہونا ضروری ہے - گو زمانہ ہی کیوں نہ ہو - یہ امر بدیہی ہے بارود جلنے اور آگ لگنے کا زمانہ ایک ہی ہوتا ہے - مگر کون انکار کرسکتا ہے - کہ جلانیکا اثر آگ میں مقدم نہیں - اور جسم انسان ملاقات برف سے سردی محسوس کرتا ہے اور زمانہ ایک ہی ہوتا ہے کیا عقل باور نہیں کرسکتی کہ برودت برف میں ذاتاً مقدم ہے اچھا صاحب آپکے خیال میں ازلی قدیم (مادہ - روح - خدا) میں مؤثر کا اثر متاثر پر مقدم نہیں ہوتا - تو میں عرض کرتا ہوں - کہ ان تینوں میں سے کوئی متاثر بھی کسی اثر کا ہے یا نہ - اگر نہیں تو کیا وجہ اور اگر ہے تو کس طرح باقی ازلیت دنیا کی بابت ہمارے سامنے بہت سے [illegible] قدامت مادہ کیا پھر ان چیزوں [illegible] کے علاوہ انسان خود بھی [illegible] کرسکتا ہے فی الحال میں قدامت مادہ و ارواح وہ سلسلہ جاری کرنا [illegible] ہے انکی

قدامت بخوبی ذہن نشین ہو جائی دالی خیال فرمائیں۔ کہ جب جب سے اُن کے قدم ہونیمیں خبکو شناسا ہوگا۔ وہ وہ شک میرا آپ رفع فرما دیں گے ۔

مسٹر ڈبلیو صاحب اور ٹمپرنس

مسٹر موصوف بھی عجیب اخلاق کے آدمی ہیں جب سے آپ پنجاب یونیورسٹی کے ڈائرکٹر ہوئے ہیں۔ کئی ایک کام آپ نے ایسے کئے ہیں کہ کسی کسی افسر سے ہو سکتے ہیں۔ مدارس میں نماز جمعہ کیلئے ایک گھنٹہ کی رخصت کا حکم آپ ہی نے دیا۔ اب ٹمپرنس سوسائٹیوں کی استدعا پر مسٹر ممدوح نے حکم دیا ہے :۔ کہ سرکاری مدارس میں سگار سگرٹ نہ پئے جائیں نہ بکا کریں۔ کیونکہ یہ استعمال منشیات کے لئے پہلا زینہ ہے اس حکم کے متعلق ہم مسٹر ممدوح کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور ٹمپرنس سوسائٹیوں کو عموماً اور امرتسر ٹمپرنس سوسائٹی کو خصوصاً مبارکباد کہتے ہیں۔

آریہ اخبار غلط گوئی کیوں کرتے ہیں

(از حکیم محمد الدین صاحب امرتسری)

جھوٹ بولنا ہر مذہب میں برا سمجھا گیا ہے مگر افسوس کہ ہمارے بعض آریہ دوست اسکو گئو ماتا کے پیشاب کی طرح پوتر جان کر پی جاتے ہیں لاہور کے مباحثہ میں جو ۲۸ نومبر کو ہوا تھا۔ خاکسار خود موجود تھا جس میں آریوں کے لیڈر مہاتما منشی رام جی کی وہ گت ہوئی تھی کہ خدا کسی کی نہ کرے۔ کیونکہ ایک تو مہاتما اس فن مباحثہ میں رنگروٹ تھے دوئم مسئلہ ہی ایسا تھا۔ کہ تمام دنیا کے آریہ جمع ہو جائیں تو جواب نہ دے سکیں یعنی **شادی ہوگا۔** سوئم مقابلہ کس سے جو ہر میدان میں نبرد آزما یعنی مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ سلمہ اللہ۔ مگر افسوس کہ ان آریہ اخباروں نے اس ذلت اور رسوائی کو دھونے کی بہت کوشش کی۔ لیکن وہ سیاہی کچھ ایسی نہ تھی۔ کہ دھوئی جاتی۔ بلکہ لک کی سیاہی کی طرح اور بھی چمکتی جاتی ہے سب سے بڑھکر قادیان کے آریہ اخبار پر افسوس ہے جو اپنے معمول دروغ بے فروغ کو نہ کافی جان کر مزید حاشیہ لگاتا ہے کہ بہ مولوی صاحب نے دوران تقریر

میں بس بیہودگی اور بدتہذیبی سے کام لیا وہ علیحدہ ذکر کرنے کے قابل ہے۔ ہم حیران ہیں۔ کہ ان راست گوؤں کو راستی سے کیوں اتنی عداوت ہے لیکن ہاں خیریت سے اڈیٹر صاحب ہیں بھی تو آخر ایک بڑی اعلیٰ لیاقت کے ہیں اسلئے آپ اگر ہیرو کے اظہار غم واندوہ کو بدتہذیبی کہیں تو کیا تعجب؟ آپ کی لیاقت کا نمونہ تو اس ہی کافی ہے کہ سکھوں کی مباحثہ کی کیفیت لکھتے ہوئے فرماتے ہیں :۔ کہ پنڈت لیدر نانند جی (آریہ) نے اپنے گرختوں سے اسکا شیدہ کیا۔ کہ **فریقین** سے کوئی جواب نہ بن پڑا۔ اور نہتا ہی کیا۔

واہ اڈیٹر صاحب! آپ کے کیا کہنے ہیں۔ آریہ سماج لاہور اس آپکے **فریقین** کے لفظ کو سوچے اور اسکا مطلب جانے۔ تو آئندہ کو رپورٹ لکھنا تو کیا سماج کے جلسہ میں شریک ہونے کی بھی آپکو اجازت نہ دے اور دور ہی سے آپ کو پیغام بھجوا دے کہ مہاراج سہ
آپ کا ہونا بھی اپنی شامت اعمال ہے

میں نے مرزا صاحب اور مرزائیوں کو کیسا پایا

(گذشتہ سے پیوستہ)

آگے پہلی کاتب مضمون نے پیر صاحب پر سوال کیا۔ کہ آیا آپکا وہ بڑا بھائی شریف اور نیک عمل آدمی ہے۔ بولے وہ حرام خور نہیں ہے نمازی ہے اور دیگر عمدہ صفتیں بھی بیان کیں جنکا مطلب یہ تھا۔ کہ واقعی وہ نیک عمل ہے۔ اور ورد وظیفہ کا پابند ہے۔ اور کہ وہ (برادر پیر صاحب) مرزا صاحب کو مسیح نہیں مانتے بلکہ کہتے ہیں کہ کوئی بڑی بات نہیں کہ مرزا صاحب ملہم ہوں۔ کیونکہ ہم بھی ملہم ہیں ساتھ ہی پیر صاحب متعجب ہونے پر پیر صاحب موصوف بولے کہ میرے بھائی کا آدھ خط میرے گھر اور چھت پر رکھا ہے۔ دیکھئے یہ پیر صاحب کا بڑا بھائی نکو کار ہے۔ جو الہام کا مدعی ہے اگر یہ الہام ہے تو مرزا صاحب کی مخالفت میں بھی لوگوں کو ہو رہا ہے۔ پھر کیا دلیل ہے۔ کہ مرزائیوں کا الہام خدا کے ارادے سے ہے۔ اور انکا نہیں۔ اور یہ بھی پایا الہام حسب تفصیل مذکورہ خاصہ مرزائیہ نہ ہوا۔ بلکہ مرزا صاحب کی مخالفت میں اوروں کو بھی ہوتا ہے۔ اور وہ پورا بھی ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ ... تقریر

بالانسبت دلانا تھا۔ پھر مرزائیوں کا الہام قابل التفات نہ تفسیراً اور نہ دلیل ثبوت بنا۔

اس امر کی بابت کہ ایسے الہامات سب پوری بھی ہوتے ہیں اس قدر گذارش ہے۔ کہ جب لوگ عام طور سے کہتے ہیں کہ فلاں فلاں الہام خاص مرزا صاحب کے پورے نہیں ہوئے تو اور روں کا کیا کہنا ہے ہاں اسقدر اور بھی گذارش ہے کہ سردی کے موسم میں جاہ ماچ میر آتا وہاں سے اول دفعہ کے چلے جانے سے کچھ روز پہلے ایک روز سویرے سے مجھے سفید ریش باورچی لورڈ تک ہوس شمسی مسیح اللہ نے باورچی خانہ میں جانے پر یہ الہام سنایا۔ کہ رات تہجد کے وقت میری زبان پر خود بخود یہ چند بار جاری ہو گیا کہ مولوی عبداللہ مر گیا۔ مولوی عبداللہ مر گیا۔ واضح رہے کہ مجھے وہاں ارڈنگ میں مولوی عبداللہ کہا جاتا تھا۔ اور باورچی صاحب موصوف بھی مجھے مولوی کہکر پکارتے تھے۔ نہ معلوم اسکا کیا مطلب تھا۔ انتہی

میں نے پوچھا کہ آیا یہ میری نسبت ہوا ہے۔ کہ آیا یہ میری نسبت ہوا ہو بولے معلوم نہیں۔ پھر بولے۔ اور مولوی عبداللہ کشمیری بھی تو مولوی عبداللہ ہیں (مگر وہ اسوقت وہاں موجود نہ تھے) اور مولوی عبداللہ چکڑالوی بھی تو ہے۔ واللہ اعلم یہ الہام کس کی نسبت ہوا۔ انتہی سبحان اللہ دنیا بھر کی نسبت اب قیاس کر لیا جاوے کہ کوئی مولوی عبداللہ تو مر جاویگا۔ گو ناظرین واقف رہیں۔ کہ خواہ اُن کے ان لئے ہوئے اشخاص میں سے کسی کو لیا جاوے۔ ہم تینوں مذکورین اب تک زندہ ہیں۔ آئندہ ہم میں سے کوئی بقضائے الٰہی مر جاوے۔ تو مر جاوے۔ خصوصاً میں لوڈنگ میں تو مولوی کہلائے جانیوالا میں ہی تھا۔ اور میں اب تک بفضل تعالیٰ زندہ ہی ہوں۔ پھر یہ ہے سلم مرزائیوں کے ایسے الہامات کا پورا ہونا۔ جیسا اُن کی زبانیں بعض دفعہ خود بخود چل جاتی ہیں (بقول ان کے)

اور لو۔ علاوہ ازیں ایک دن میری والپسی پر قادیان پر میں حکیم نورالدین کے پاس بیٹھا تھا۔ کہ سید مہدی حسین ہندوستانی خادم مرزا صاحب کچھ فاصلے پر اپنے لڑکے کو مار رہے تھے۔ حکیم مصنف نے دیکھکر ان کی جھنجھی سے کہلوایا کہ جب وہ مضطرب حالت میں جو غصہ عارضی پہنچنے کی تھی آ لیا۔ تو حکیم صاحب نے میرے روبرو کہے یوں مخاطب کیا۔ ایک سے تو تمہیں بقول تمہارے جھوٹے یا سچے الہام ہوتے ہیں۔ اور اس وقت زیادتی بھی پر کرتے ہو۔ میں سنکر حیران ہوا۔ کہ حکیم صاحب کے نزدیک بھی الہام مرزائیاں بعض جھوٹے بعض سچے ہوتے ہیں یا ہو سکتے ہیں۔

علاوہ ازیں میں نے لوڈنگ میں رہتے ہوئے سنا تھا۔ کہ مرزا صاحب نے منع فرمایا ہے۔ کہ عام طور سے مرزائی لوگ اپنے اپنے الہام مشہور نہ کریں کیونکہ ان لوگوں کو الہامات وغیرہ کی کوئی تمیز نہیں ہے۔

پھر ایسے بھی تو مرزائیوں کے الہامات ہیں۔ جیسا مسیح اللہ باورچی کو ہوئے تھے۔ پھر بھلا ایسے الہامات بمقابلہ احادیث نبویہ صحیحہ کے مرزا صاحب کے مسیح ابن مریم بنا سکتے ہیں۔ جو شام و دمشق میں یعنی جو بیت المقدس و دمشق علاقہ میں ظاہر ہو گا۔ اور بھلا انہی کو ہم کس سند پر مانیں۔ اور سابقہ امم کو گمراہ کہیں۔ اور انہیں صورت آنحضرت صلعم کی حدیث فرقہ من امتی لا تزال علی الحق الی یوم الحق کو غلط ٹھیرائیں۔ کیونکہ جب قول مرزا صاحب ابن مریم کے حیات کے قائلین کو مشرک ٹھیرا کر کیونکہ ایسے عقیدہ کو آپنے مشرکانہ فرمایا ہے) کوئی بھی فرقہ تو حق پر نہیں رہتا۔ جو حق پر رہتا ہو۔ پھر حسب تفصیل مذکورہ بالا جس الہام کی کیفیت ہوا ہے۔ کہ نہ تو مرزائیوں سے مختص ہو۔ بلکہ غیر مرزائیوں کو بھی ہو کر پورا ہو جاوے۔ اور مرزائیوں کو ماحشاء الفاظ میں بھی ہووے۔ اور پھر جیسا کہ دیکھا گیا۔ پورا بھی نہ ہووے۔ دراصل الہام ایسا ہم مان کر صحیح احادیث پیغمبر صلعم کو واجب رد ہیں۔ اور قرآن کی وہ وہ تاویلیں رکیک کریں جیسے کہ مرزا صاحب کریں۔ جنہیں الفاظ بھی برداشت نہ کر سکیں۔ اور جس سے قرآن کا الہام لازم آتا ہو نہ صحیح رہا۔ استغفر اللہ ومعاذ اللہ کہ ایسا کر کے اسلام سے دست بردار ہو جائیں۔ صرف اسلئے کہ مرزا صاحب کی صداقت بہ ثابت ہو۔ ہمیں تو اسلام منظور ہے۔ نہ کہ مرزا صاحب۔ (باقی۔ آئندہ)

اخلاقی جرأت

مشکوٰۃ ...

گذشتہ سے پیوستہ

ہندوستان میں اس روحانی جرأت کی بہت ہی کمی ہے۔ بکی وجہ عام کو کبھی افلاس اور تشتتات سے غلامی کی ذلت میں گرفتاری کے

لہ کہیں ہی سے امر اسلئے کہ کہیں آپ کے الہام ہیں گے نہ چھ جائیں ہاں ٹھیک ہو۔ ایک سے جب دو ہو گئے پھر لطف یکتائی نہیں

(ایڈیٹر)

سا اور کچھ بتلائی نہیں جا سکتی۔ ذرا ذرا سی باتوں میں اگر تلاش کرو۔ ہزاروں مثالیں دکھلائی دینگی۔ بیاہ شادیوں اور ماتم وغیرہ کی بُری رسموں کی پابندی سے خاندان برباد ہوئے چلے جاتے ہیں۔ مگر بہت ہی کم لوگ ادہر توجہ کرتے ہیں حالانکہ اُن کی برائی اور نا موجب ہونے کے قائل ہیں اور خود بھی اصلاح کے طرفدار کہلاتے ہیں لیکن پڑی ہوئی لکیر سے ہٹنے کی جرات نہیں کر سکتے۔ چونکہ حریت کی عادت اور اپنے نفس پر اعتماد کی خصلتوں سے کم تعلق رہا ہے ایسے لوگ اپنے بچوں کی عادتیں بھی بگاڑ جاتے ہیں۔ اور اپنی سی بزدلی کا انہیں سبق پڑھا کر مشق کرا دیتے ہیں۔ بہادری سے باہر نکلو۔ دوستوں اور رشتے ملنے والوں میں جاؤ وہاں بھی یہی کیفیت ہے۔ کوئی منہ پھوڑ کر نہیں کہتا۔ اور اسلئے اس گروہ کی خرابیاں رفع نہیں ہو سکتیں۔ وہی بلکہ اس سے بھی زیادہ مشکل ہے ماتحت اور افسر کے تعلقات کی حالت لوگ بد دماغ یا مغرور افسر کی ماتحتی میں کام کرتے ہیں۔ ہمیشہ اس کے بُرے برتاؤ یا بد زبانی کے آپس میں اور غیروں کے روبرو شاکی رہتے ہیں۔ لیکن کسی کو جرات نہیں پڑتی۔ کہ اسے متنبہ کرے بلکہ اوس سب خرابیوں پر خوشامد اور تعلق میں تعریف کرتے ہوئے چلے جاتے ہیں لطف یہ ہے کہ جسقدر یہ بڑھتے ہیں۔ وہ زیادہ پیچھے ہٹتا ہے۔ کیونکہ ایسے خوشامدیوں کی دون ہمتی اور پست حوصلگی کا روز بروز زیادہ ثبوت ملتے ملتا ہے ان کی ذلت اور اسکی رعونیت حساب تناسب سے بڑھتی رہتی ہیں۔ یہانتک کہ وہ ان کی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی نہیں دیکھتا۔ اور اُن کے سلام کا جواب تک نہیں دیتا۔ اور یہ بڑی ذلت ہے جو انسانیت پر بٹہ لگاتی ہے تعلیم کا پہلا اور پہلا جوہر یہی ہے کہ انسان کو ایمانداری سکھلائے جب اسی میں کمی ہوگی۔ صفات انسانی و اخلاق حسنہ میں ضرور نقص پیدا ہوگا۔ اور رذائل ان کی جگہ گھیر لینگے۔ پس انسان پر لازم ہے کہ اصلاح نفس اور تہذیب اخلاق پر پوری توجہ مبذول رکھے۔

علیک نفسک فتش عن معایبها
وخل عن عثرات الناس للناس

اور اپنے نفس کے عیوب جانچ پڑتال کر نکالے اور اُن کی اصلاح کرے اپنا وقت دوسرے کی عیب جوئی اور غیبت میں برباد کرنے سے بچائے۔

ایسے لوگوں سے جو اخلاقی جرات نہیں رکھتے دُنیا کو بہت نقصان پہنچتا ہے وہ اپنی سرخروئی کیلئے غیر مستحق بنا دیتے ہیں اور اُن کی ناجائز مدح سرائی میں مبالغہ کرتے ہیں۔ اور اس کوتاہ اندیشی سے اپنے ممدوح کے اندر ہی بگاڑتے ہیں۔ یہاں تک کہ اپنے عیوب کو وہ معیوب نہیں سمجھتا۔ بلکہ اُن کو جوہر تصور کرتا ہے۔ لیکن جو ممدوح نابینا نہیں ہوتا۔ وہ اپنے خوشامدیوں کی بناوٹی اخلاق کو بُرا کہتا ہے اور اُن کی نسبت بہت ذلیل رائے قائم کرلیتا ہے۔ چنانچہ کسی بھلے آدمی نے ایک ایسے یوروپین سے جو خوش خلق تھا پوچھا۔ کہ ہندوستان آپکو پسند ہے یا نہیں؟ اُس نے جواب دیا۔ کہ ملک تو اچھا ہے۔ مگر یہاں کے لوگ پسند نہیں۔ جو جھوٹی ثنا و صفت کرنے کیلئے آمادہ رہتے ہیں وغیرہ اور سچ ہے۔

لعمرک ما ضاقت بلاد باهلها ۔ ولکن اخلاق الرجال تضیق

ملک والوں کے بُرے اخلاق سے ملک برا بن جاتا ہے اور ایسے ہی لوگ بیجا اظہار محبت و عظمت سے اصل اور بیجا مستحقوں کے حقوق کی قدر کھو دیتے ہیں گویا گدھے گھوڑے کو ایک کر دکھلاتے ہیں۔ جس سے وہ خود اپنی عقل اور اپنے نام پر بٹہ لگاتے ہیں۔ اُن کی قدردانی کی کچھ بھی وقعت نہیں رہتی۔ ایسی بزدلی کی عادت سے انسان کو پرہیز کرنا چاہئیے۔

غزل نصیحت آمیز

(از منشی عبد الرؤف متخلص بہ مقیم باسم براں)

عذر خواہی میں رہو حق سے مناجات کرو — تارک فعل معاصی ہو حسنات کرو
کسی سائل کو نہ جھڑکو۔ رکھو تم اسکا لحاظ — خشمگیں ہو کے نہ تم اُس سے مقالات کرو
یہی کام آئیگا محشر میں تمہیں کل دیکھنا — دوستاں کین کو شد جو خیرات کرو
کرو ایثار یتیمی و ارامل ہو مدام — خوش ہو مہمان سے خوب اسکی مدارات کرو
گر ہو زیباش تو لبس خوب پہنا کے تو — مثل تمار عین کو نہ تم مال کا اسراف کرو
کسبیں بہانہ مین کو زرد بیتی ہو عطا — اور تم یا رسا کین پہ جو صدقات کرو
بیروں از حد ہے فضیلت تو علوم دیں کی — بانو اور اس کے بہ دین کی اشاعات کرو
رکھو جہال کی صحبت سے سدا تم نفرت — لیس تسعادت ہو علما کی جو خدمات کرو
جو بلا ئے تمہیں بشرک اور عیب کیطرف — ترک مالا قات کرو اس سے نہ تم بات کرو
کر کی القوة الا یمان ہو ایماں کو قوی — خود دہ ثم ہو اور ٹہو ہاتو شیخ خطابات کرو
امر حق نہ چھپاؤ۔ نہ مداہن ہو جاؤ — ہند و طامات سے تم سکو باہات کرو

ahmadimuslim.de

مقدرت ہو تو کرو جیح کہ یہ ہی فرض الٰہ
بت پرستی کے مشابہ ہے یہ واللہ بیشک
مسئلۂ عرس کا نہیں شرع میں اصلا جائز
حال اور قال کی محفل کا نہیں کچھ بھی ثبوت
ہے یہ قرآن میں ارشاد جناب باری

عیش و عشرت میں نہ تم صرف کیا اوقات کرو
فرضی قبروں کی تم ہرگز نہ زیارات کرو
جبر سے تم تو نہ اسباب کی اثبات کرو
بس قرآن خدا کی سے تم کسب حیات کرو
زندہ وحدت کو کرو شرک کو تم مات کرو

اے ... چلد رکھو تم سیف قلم کو عریاں
قاطع شرک بنو۔ دفع بدعات کرو

بدایوں

کہ اخبار ذوالقرنین میں اہلحدیث کے جواب دینے کی کسی مضمون نگار نے جرات کی تھی۔ مگر افسوس کہ دودھ کے دانت لیکر جو آئے ۔ تو ذرہ سی ترشی سے کھٹے ہو گئے۔ آپ مسئلہ علم غیب کے متعلق خود ہی لکھتے ہیں۔ کہ پیغمبر خدا اور خدا کا علم دونوں برابر ہیں۔ میں اسکی بابت مولوی عبدالمقتدر صاحب سے دریافت کروں گا۔ اُس وقت کھرے کھوٹے کا حال معلوم ہو جائیگا۔

برخوردار شاباش! معلوم کئے بغیر ہی جواب دینے لگے تھا تمہارا ہی حوصلہ ہے۔ کہئیے، نومبر سے آج تک بھی دریافت کیا یا نہیں غالبا کیا ہوگا۔ اسی لئے پھر کوئی تحریر نہیں لکھی۔ نہ کیا ہو۔ تو اب کرلو۔ اور سوال ہم بتلاتے ہیں :۔ کہ

کیا فرماتے ہیں علمائے حنفیہ اس مسئلہ میں کہ جو کوئی یہ کہے۔ کہ آنحضرت کو تمام چیزوں کا حال معلوم تھا۔ اور ہے وہ مسلمان ہے یا کافر بدلائل قرآن و حدیث بتلا کر اجر پاویں :۔ سائل سید معین الدین

اس کا جواب بدستخطی اپنے مولانا کے حاصل کریں۔ پھر دیکھیں کہ اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے۔ ہم تو منتظر تھے۔ کہ آپ نے حسب اقرار خود دریافت کر لیا۔ مگر افسوس کہ ؎

نہیں وہ قول کا سچا ہمیشہ قول دے دے کر
جو اس نے ہاتھ میرے ہاتھ پر مارا تو کیا مارا

باقی تمہارے مضمون کا جواب اس جواب آنے پر موقوف ہے۔ کیونکہ اصل یہی ہے۔ باقی فرع ٭

تقریظات

فہمائش } اس رسالہ میں فاضل مصنف نے مولوی عمر کریم پٹنوی کے اشتہار کا جواب لکھا ہے۔ جس میں مولوی مذکور نے صحیح بخاری پر جرح قدح کی تھی۔ فاضل مصنف نے بڑی متانت اور دلائل سے منکر کے جواب دئے ہیں۔ قیمت ۲ر (پتہ) صادق پریس پٹنہ

ابطال تناسخ } اس رسالہ میں مصنف نے تناسخ کا ابطال دلائل عقلیہ سے کیا ہے گو اس مضمون پر کئی ایک رسالے لکھے گئے ہیں۔ لیکن ؎

ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر است

اسکی فروخت کو مصنف نے دو مسجدوں کی مرمت کیلئے وقف کر دیا ہے قیمت ۴ر (پتہ) ڈاکٹر غفار داد خاں مقام گگھڑ ریاست پٹیالہ۔

فتاوی سعیدیہ } مولانا محمد سعید مرحوم اسی کو اکثر اہلحدیث جانتے ہونگے۔ مرحوم کے فتووں کو ان کے صاحبزادہ نے جمع کر کے کتاب کی صورت میں چھپوا دیا ہے۔ قیمت ۲ر (پتہ) مطبع سعید المطابع دارانگر بنارس

اے ناداں دل میں سوچ ذری

از مولوی محمد عثمان صاحب مختار شہر چھپرہ ضلع سارن

تو کیا کرنے کو آیا تھا
اے ناداں دل میں سوچ ذری
دیکھ کرکے افسوس چلا
اے ناداں دل میں سوچ ذری
جس نے کہ کیا ہے پیدا تجھکو
کی عقل سلیم عطا ہے تجھکو
اُس مالک کو بسرا دیا
اے ناداں دل میں سوچ ذری
در در جا جا پھرتا ہے
پیروں پر سب کے گرتا ہے
یہ شرک نہیں تو اور ہے کیا
اے ناداں دل میں سوچ ذری
جس دم آفت میں پڑتا ہے
سب منتر جنتر کرتا ہے
وہ منتر جپتا ہے شرک بھرا
اے ناداں دل میں سوچ ذری
مردوں سے مدد کا ہے خواہاں
قبروں پہ ہوتا ہے گریاں

ahmadimuslim.de

پور وان سے مانگے ہے دعا
وہ مردہ تو خود بے بس ہے
وہ کام تمہارا کیا دے گا
یہ دولت دنیا مال سبھی
گر نیک نہیں کچھ کام کیا
دھن دولت آنی جانی ہے
کچھ کام نہیں تیرے آویگا
دھن دولت سے کہ ہیں آ
برباد ہوا — برباد ہوا
جس روز سے ہو نفسی نفسی
اس دن کتنا پچھتاویگا
جو آیا ہے وہ جاوے گا
سب دھوکے کی ٹٹی دنیا
جب موت کا آوے گا پھیرا
بس مٹی میں مل جاوے گا
تو ہے اور قبر کا گوشہ ہے
یہ محل اٹاری چھوٹے گا
دنیا کے کاموں میں چستی
غفلت کی پسند ہے کیوں سستی
سن اک دن ایسا ہووے گا
اور ناک پکڑ کر روئے گا
جبتک باقی ہے دم میں دم
یہی کام تمہارے آویگا
کر مالک سے اپنے الفت
ہو حاصل جیسے نور ضیا

اے ناداں دل میں سوچ ذری
کچھ کر نہیں سکتا بےکس ہے
اے ناداں دل میں سوچ ذری
ہو جاوے گا جنجال تجھے
اے ناداں دل میں سوچ ذری
یہ دنیا ہی خود فانی ہے۔
اے ناداں دل میں سوچ ذری
مالک کو اپنے بھول گیا
اے ناداں دل میں سوچ ذری
نہیں کام کسی کے آوے کوئی
اے ناداں دل میں سوچ ذری
کوئی نہیں سننے پاوے گا۔
اے ناداں دل میں سوچ ذری
یہ حسن جوانی سب تیرا
اے ناداں دل میں سوچ ذری
مٹی میں ایک دن سونا ہے
اے ناداں دل میں سوچ ذری
اور دین کے کاموں میں سستی
اے ناداں دل میں سوچ ذری
تو قبر میں تنہا سووے گا
اے ناداں دل میں سوچ ذری
کر یاد خدا کی تو ہر دم
اے ناداں دل میں سوچ ذری
اے عثمان خوب پکڑ سنت
اے ناداں دل میں سوچ ذری

چودھویں صدی کا مسیح مرزا صاحب قادیانی کے سوانح عمری ناول کے پیرایہ میں لکھے گئے ہیں - دلچسپ کتاب قیمت مجلد عمر

آریہ مسافر سے دو دو باتیں

(از ایم سراج الدین امرتسری)

بگرامی خدمت اڈیٹر صاحب اخبار اہلحدیث السلام علیکم: مہربانی کرکے ان چند سطور کو اپنے بیش بہا اخبار کے کونے میں جگہ دیکر نیاز مند کو ممنون و مشکور فرماویں۔

میرے معزز مہربان مہاشہ وزیر چند صاحب - تسلیم۔ بندہ نے آپ کے رسالہ آریہ مسافر ماہ اکتوبر ۱۹۰۵ء کے صفحہ ۱۳ پر مضمون بابت اصلیت روح کے دیکھا میں نہایت خوش ہوا۔ کہ روح کی اصلیت کا بیان ہے جسکو آجتک کسی نے بیان نہیں کیا مگر جب اسکی اصلیت پر یقین پڑھنے کیلئے کچھ عرض کرتا ہوں امید ہے کہ آئندہ رسالہ میں جگہ دیکر عقدہ کشائی فرماویں گے۔ اور ایک کاپی مجھکو بھی عنایت کرینگے۔

لالہ وزیر چند صاحب - ویدک فلسفہ میں روح یا جیو آتما کوئی مخلوق شے نہیں ہو

ایم سراج الدین: - یہ ایک دعوی تقلیدی ہے جسکے لئے کوئی دلیل نہیں رہا یہ امر کہ پھر روح کس طرح مخلوق ہوا - سنئے جو کسی چیز کی ماہیت معلوم نہ ہونے سے اس سے انکار نہیں ہوسکتا - یہ انکا قول ہے جو مثبت روح ہیں مگر جو جم غفیر ہے گروہ فلاسفی کا خصوصاً حال کے سائینس داں روح کے وجود سے منکر ہیں وہ آپکو اس مسئلہ کی طرف التفات نہیں کرتے - آپ روح کا ماننا ہی بے ہرم کی طرح بتلاتے ہیں۔

آریہ: نہ وہ کلام ہے نہ ہیولا نہ سانس نہ کوئی مادی مرکب یا کوئی نتیجہ ترکیب کیفیت

مسلمان: - آپ نے بیان نافی کا مرتبہ اختیار کیا ہے گو بعض کلام کی وجہ بھی ہو لیکن آپ انکاری ہیں - آپ سے دلیل نہیں طلب کیجاویگی اسلئے کہ مدعا علیہ سے وجہ انکار طلب کرنا درست نہیں۔

آریہ: - بلکہ ایک قائم بالذات مفرد ہستی ہے جو کہ نہ کبھی پیدا ہوئی اور نہ ہوگی

مسلمان: - یہ آپکا محض دعوی ہے جسکے لئے کوئی دلیل نہیں کیا جس چیز کا وجود حواس خمسہ یا عشرہ سے نہ پایا جاوے اس پر آپ دلیل پیدا کرسکتے ہیں؟ ہرگز نہیں فنا و پیدائش مشاہدہ میں آسکتے ہیں جسپر یہ دونوں جاری ہوتے ہیں وہ محسوس ہوتی ہے گو آلات سے ہی کیوں نہ ہو۔ قطع نظر اسکے روح کی تعریف قائم بالذات مفرد ہستی وغیرہ جو آپ نے بیان فرمائی ہے یہ علم منطق کے بالکل خلاف ہے - اسلئے ان کے ہاں کسی چیز کی ایسی تعریف چاہئے - کہ صرف اسکی ذات اس تعریف کی مستحق ہو - دوسری کوئی چیز اس میں شامل نہ ہو سکے - آپکی اس تعریف میں روح کیساتھ خدا بھی برابر شریک ہے اسلئے یہ تعریف بیکار۔

فتوے

سوال نمبر ۲۹- جب ایک شخص نے چار رکعت نماز علیحدہ ادا کر دی ہو۔ تو پھر جماعت امام نے کرائی ہو۔ تو کیا وہ شخص اور چار رکعت فرض امام سے گذار سکتا ہو تو پہلے فرض جوکہ پڑھ چکا ہے۔ انکو دل میں کیا خیال کرنا چاہئے؟ (شرف الدین راولپنڈی)

جواب نمبر ۲۹- پچھلی نماز بنیت نفل پڑھ سکتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے:۔ "فانها لك نافلة" +

سوال نمبر ۳۰- نماز کیوقت سجدہ دونوں ہاتھوں کے درمیان دینا چاہئے یا کہ باہوں سے آگے کی طرف؟ (ایضاً)

جواب نمبر ۳۰- دونوں ہاتھوں کے درمیان کرنا چاہئے۔ مگر کہنیاں اونچی رکھے +

سوال نمبر ۳۱- اکثر اہلحدیث بوقت التحیات چپ ہاتھ کی انگلی کھڑی کرتے ہیں جب کہ وہ اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده و رسوله پڑھتے ہیں جس حالت میں انسان اپنی زبان سے اور دل سے اقرار کرتا ہے کہ نہیں کوئی معبود سوائے حق کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے عبد اور نبی ہیں تو یہ فعل کرنیکا کیا فائدہ؟ (ایضاً)

جواب نمبر ۳۱- جب نماز کے تمام ارکان ظاہری باطنی خشوع خضوع سے مرکب ہیں تو انگلی اٹھانا بھی اسی قسم سے ہے پھر اور ارکان پر سوال نہیں تو اس پر کیا سوال؟ +

سوال نمبر ۳۲- اہلحدیث ماہ رمضان میں ۸ تراویح اور حنفی ۲۰ تراویح کرکے پڑھتے ہیں ہر ایک مسئلہ کا جواب اندروئے حدیث ضروری ہے۔ (ایضاً)

جواب نمبر ۳۲- اسکا جواب تو وہی ہے جو علامہ عینی حنفی نے شرح ہدایہ میں دیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تو آٹھ ہی ثابت ہیں۔ بیس بعض صحابہ کرام کا فعل ہے۔ اسی لئے اہلحدیث کا مذہب ہے کہ آٹھ سنت ہیں۔ آٹھ سے زیادہ بحکم و من تطوع خيرا فهو خير له مستحب ہیں +

سوال نمبر ۳۳- کیا حضرت رسول کریم نے ہاتھ سینے پر باندھ کر کے نماز پڑھی ہے اور عورتوں اور مردوں کے ہاتھ باندھنے کا کچھ فرق دیا ہے۔ اور حضرت کریم کو اس جگہ ہاتھ باندھ کر نماز پڑھتے کس شخص نے دیکھا ہے؟ (ایضاً)

جواب نمبر ۳۳- صحیح ابن خزیمہ کی روایت ہے کہ وائل بن حجر کہتے ہیں۔ کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا کہ سینہ پر ہاتھ باندھے ہوئے تھے۔ اس میں عورت مرد کی کوئی تمیز نہیں جیسے قیام و رکوع وغیرہ میں۔ تعجب ہے بعض لوگ صرف اسی فعل میں عورتوں مردوں کی تمیز پوچھا کرتے ہیں۔ حالانکہ باقی ارکان میں بھی تمیز نہیں جس رکن اور فعل میں شریعت تمیز بتلا دے اسی میں ہوگی۔ باقی میں کیا ضروری ہے؟ +

سوال نمبر ۳۴- چند اشخاص جمع ہو کر ایک فنڈ کھولیں اور کچھ چندہ جمع کرکے ماہواری چندہ لیا کریں اور جسوقت انہیں سے ایک ممبر مر جاوے تو اس کے پسماندگان کو اس سے دو چند فنڈ سے امداد کیجاوے۔ تو کیا اندروئے شرع درست ہے؟ (ایضاً)

جواب نمبر ۳۴- چونکہ محض نفع رسانی مردہ کے پسماندگان کی غرض ہے اسلئے جائز ہے۔ سود کا جو احتمال ہے وہ صحیح نہیں۔ کیونکہ یہاں دو طرف ہیں ایک تو فنڈ یا انجمن یعنی مجمع من حيث المجموع۔ دوئم وہ شخص مردہ یا اس کے وارث شخص مردہ گویا انجمن سے احسان کرتا ہے اور انجمن وعدہ کرتی ہے کہ اس احسان کے عوض میں بھی تیری ضرورت کیوقت تم سے یا تمہارے وارثوں سے سلوک کرینگی اور غرض سب کی یہ ہے کہ ہم سب ملکر ایک دوسری کی مدد کریں +

سوال نمبر ۳۵- ایک شخص سود خوار ہے جو بنیا بھی رکھتا ہے اور تجارت بھی کرتا ہے اس کے گھر کا کھانا جائز ہے یا نہیں؟ (ذکریا احمد خاں۔ ضلع گونڈہ)

جواب نمبر ۳۵- حدیث شریف میں ہے الحلال بين والحرام بين وبينهما مشتبهات یعنی حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے اور درمیان انکے مشتبہات ہیں پس اگر وہ تجارت کی آمدنی سے (بشرطیکہ اس میں سود کا روپیہ نہ لگا ہو) پکائے تو حلال بین ہے اور اگر سود کے روپیہ سے پکائے تو حرام بین ہے۔ اور کھانے والے کو معلوم نہ ہو یا خود پکانے والے کو بھی اس آمدنی کی تمیز نہ ہو تو مشتبہ ہے اسکی بابت فرمایا ہے فمن اتقى الشبهات فقد استبرأ لدينه یعنی جو کوئی ایسی مشتبہ چیزوں سے بھی بچے پس جانو کہ اس نے اپنا دین بچا لیا۔ گو حرام قطعی نہ سہی تاہم پرہیز اچھا ہے لیکن جس صورت میں معلوم ہو جائے کہ اس کھانے کا روپیہ تجارت کی آمدنی کا ہے تو وہ حلال ہے +

سوال نمبر ۳۶- اکثر لوگوں کا یہ خیال ہے کہ چاندی کے تمام ناجائز ہیں اور بعض احباب یہ فرماتے ہیں کہ حضرت مولانا رشید احمد صاحب مرحوم کا فتویٰ ہو چکا ہے کہ بوتام تکمہ جائز ہیں خواہ زنجیر کیوں نہ ہو خواہ بلا زنجیر۔ آپکے نزدیک جائز ہیں یا ناجائز اگر ناجائز ہیں تو کونسی وجہ کہ حرام یا مکروہ تنزیہی؟ (مولوی عبد الغنی از سنبھل ضلع مراد آباد)

جواب نمبر ۳۶- حدیث شریف میں یوں آیا ہے کہ چاندی سونا میری امت کے مردوں پر حرام اور عورتوں کیلئے حلال ہے۔ مولانا مرحوم کا فتویٰ میں نے نہیں دیکھا نہ سنا۔ اسلئے کچھ نہیں کہہ سکتا +

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

شکر ہے کہ سخت ضرورت کیوقت امرتسر وغیرہ مقامات میں ۱۹۔ دسمبر کو کسی قدر ترشح ہوا۔ آئندہ کو زیادہ کی امید ہے۔

افسوس ہے کرشن قادیانی کو بار بار الہام ہونے لگے ہیں کہ تیری میعاد قریب ہے۔ (خدا خیر کرے)۔

مزید افسوس یہ کہ قادیان میں مرزائیوں کو مار پیٹ ہو رہی ہے جس کی بابت الحکم اور بدر کے اڈیٹر لکھتے ہیں کہ ہماری جان۔ مال اور آبرو سخت اندیشہ اور خطرہ میں ہے" دارالامان قادیان سمجھو دارالامان بھی کہا گیا مگر تیرا امان بھی کچھ ایسا اکبر بادشاہ کے قرانی لباس کی طرح ہے کہ حلال زادوں کو نظر نہیں آتا۔ مفصل پرچہ۔

علیگڈہ کالج میں ۸ ماہ مارچ کو پرنس آف ویلز ولیعہد سلطنت انگلستان دعوت لنچ تناول فرمائینگے اور بورڈنگ ہوس کا ملاحظہ کرینگے۔

اس موقعہ پر ریاست مالیر کوٹلہ کی فوج رسالہ اور سفر مینا پرنس آف ویلز کے بکارٹ میں متعین ہوگی۔

ہز ہائنس نواب صاحب بہاولپور اور نواب صاحب مالیر کوٹلہ بھی علیگڈہ کالج کی طرف سے اسوقت شہزادہ صاحب کے استقبال میں شریک ہونگے۔

نواب صاحب بہاولپور نے لارڈ کرزن میموریل فنڈ میں ایک ہزار روپیہ کا چندہ دیا۔

ضلع ہزارہ گنگ میں عظیم ٹڈی دل نے نمودار ہو کر فصل ربیع کو کچھ نقصان پہنچایا۔ (خدا فضل کرے)۔

وزیر اعظم جرمنی نے جرمنی پارلیمنٹ میں بیان کیا کہ ہمارا اپنی بحری طاقت کو مضبوط کرنا اور جنگی جہازوں کا بنانا صرف اپنی حفاظت کی غرض ہے۔ اس سے انگلستان پر حملہ کرنیکا مطلب نہیں ہے (کیا چور کی داڑھی میں تنکا ہے؟)

جامع مسجد دہلی کی سیر کر کے شہزادہ صاحب نے اپنی سیر کی یادگار کے طور پر ۵۰۰ روپیہ جامع مسجد کے اخراجات کیلئے پیش کئے۔ (شاہان سلطنت سے اس رقم کو کیا نسبت! تاہم موجب شکریہ ہے)۔

کوہ قاف میں آجکل گورنمنٹ روس کے برخلاف مذہبی بغاوت اور طوائف الملوکی ہو رہی ہے۔ بخرابی انتظام روس کیوجہ سے پانچ ہزار مسلمان کوہ قاف سے ترک وطن کر کے جہازوں میں قسطنطنیہ وارد ہوئے۔ اور سلطان المعظم سے درخواست کی کہ اپنی رعایا بنا کر ہمکو روم میں آباد ہونیکی اجازت فرمائیں۔ اعلیحضرت سلطان المعظم نے بجا لائی ان سب مسلمانوں کے آباد ہونیکا انتظام کر دیا ہے۔

روسی مزدوروں کے قائم مقاموں کی ایک کونسل ۱۰ ماہ حال کو منعقد ہوئی تاکہ کرونسٹاف کے گرفتار کرنے کی تجویز پر غور کرے۔ نیز انجمن نے عام ہڑتال کی تجویز کو ایک اور موقع پر اٹھا رکھا تا وقتیکہ ہر ایک کاروائی مکمل ہو کر کامیابی کا یقین ہو جائے۔ یورپ اور سینٹ پیٹرسبرگ کے مابین سلسلہ تار کی آمد و رفت کل چند گھنٹے کیلئے قائم ہوگئی تھی مگر پھر منقطع ہوگئی۔ عام طور پر افواہیں اڑ رہی ہیں کہ صوبجات بالٹک کے جرمن ناپاک کئے جائینگے۔ زمیندار قتل اور سامان لوٹ لیا جائیگا۔ (چاہ کندہ را چاہ در پیش)۔

روسی صوبجات کے گورنران کو جہاں ابتک جنگی قانون نافذ نہیں ہوا تھا تین ماہ کے لئے اسکا عملی برتاؤ کرنے کو اختیارات دیئے گئے۔

صوبجات بالٹک کی اصلاح کے لئے زار نے ایک خاص گورنر جنرل مقرر کیا ہے۔ اور حکم دیا ہے کہ ایک کمیشن امراء میں سے منتخب کیا جائے اور استدعا کی ہے کہ کسان اور میونسپل کمیٹیاں اپنے ملک کی اصلاح کرنے میں مدد دیں۔ چونکہ انقلاب پسند جماعت موجودہ لغویات اور انتخابی طرز انتظام کے اتحاد دینے کی فکر میں ہے۔ بارہ ہزار کاسک بھی ادھر بھیجے گئے ہیں۔

کلکتہ میں افواہ اڑی تھی کہ نئی وزارت کیوجہ سے لارڈ منٹو مستعفی ہو جائینگے۔ مگر امرت بازار پتر کا بڑے دعوے سے اسکی تردید کرتا ہے۔ دوسری افواہ بہت بادی نے اڑائی ہے کہ لاٹ صاحب بنگال حضور ولیعہد کے کلکتہ سے چلے جانے کے بعد مستعفی ہو کر ولایت چلے جائینگے۔ نہ معلوم یہ افواہ کہاں تک درست ہوگی۔

کلکتہ میں بڑے دھوم دھام سے حضور ولیعہد کی تشریف آوری کے متعلق زور شور سے تیاریاں ہو رہی ہیں۔ گاڑیوں کا کرایہ ابھی سے نہایت گراں ہوگیا۔

رنگون میں بھیک مانگنے والوں کی اسقدر کثرت ہوگئی ہے کہ باوجود میونسپلٹی نے گورنمنٹ سے فریاد کی کہ انسداد گداگری کا قانون پاس کیا جائے۔ (بہت ضروری ہے۔ خدا کرے گورنمنٹ متوجہ ہو)۔

قبول اسلام۔ بابو ہتما رام بی اے ایل ایل بی رئیس دیوبند نے جمعہ گذشتہ کو بمقام مظفر نگر اسلام قبول کیا۔

لالہ سندر داس صاحب ساکن منڈی گھیپ ضلع راولپنڈی بھی مسلمان ہوگئے۔ نام عبد الغفور رکھا گیا۔

سیالکوٹ میں ایک شخص بالغ مسلمان ہوا۔ نام عبد الشکور رکھا گیا۔

اس سال چین کے امراء و روساء کے چند ہونہار لڑکے قسطنطنیہ کے مدرسہ عثمانیہ میں جو دو سال عرصہ سے مخصوص ہے آکر داخل ہونگے +

مدرسہ تعلیم القرآن لاہور کا سالانہ جلسہ اخیر دسمبر کو ہوگا + علی گڈھ میں ایک شخص مسمی لوٹی رام نامی مسلمان ہوا۔ عبد الغنی نام رکھا گیا۔

آجکل امرتسر میں ہندوؤں اور آریوں کا مباحثہ ہو رہا ہے۔ انجمن نصرت السنہ نے بھی چیلنج دیا ہے۔ دیدہ باید۔

قابل دید کتابیں

الہامی کتاب اور قرآن کے الہام پر مسلمان اور آریہ عالموں کی مفصل بحث - بحث کیا ہے تمام مباحث کا فیصلہ ہے - قرآن مجید کے الہامی ہونیکا کامل ثبوت قیمت (۱ر)

حق پرکاش آریوں کے گرو دیانندجی نے ستیارتھ پرکاش میں قرآن شریف پر شروع سے اخیر تک اعتراضات کئے ہیں جسکا یہ مفصل اور مکمل جواب دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے قیمت (۱۲ر)

آیات متشابہات اصول تفسیر اور آیات متشابہات کی تحقیق (۳ر)

تہذیب - تہذیبوں کے رذائل واضح طور پر بتلائے گئے ہیں تو ہائی

ترک اسلام بابو عبد الغفور (نو آریہ دھرمپال) کے رسالہ ترک اسلام کا معقول اور مفصل جواب - شروع میں نبوت محمدیہ کا ثبوت اور اخیر میں قرآن مجید کے دلائل - قیمت (۶ر)

ادب العرب صرف ونحو عربی کو ایسی آسان طرز سے لکھدیا ہے کہ اردو خواں بلا مدد استاد بھی مطالب سمجھ سکے اور کامیاب ہو سکے - نامی گرامی علمانے پسند فرمایا ہے قیمت - (۸ر)

اسلامی تاریخ آنحضرت علیہ السلام کی زندگی کے حالات طلبہ بطرز مکالمہ بچوں کیلئے بہت مفید ہے قیمت - - (۱ر)

خصائل النبی شمائل ترمذی کا بامحاورہ اردو ترجمہ ہے جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے روزانہ حالات مبارکہ معلوم ہوں - بچوں کے لئے مفید ہے - قیمت - - - (۱ر)

تغلیب الاسلام بجواب تہذیب الاسلام عبد الغفور (نو آریہ دھرمپال)

جلد اول قیمت - - - - - (۵ر)
" دوم - - - - - - (۶ر)
" سوئم - - - - - - (۵ر)

مناظرہ نگینہ مشہور ومعروف مباحثہ جو ماہ جون سنہ ۱۹۰۹ء میں بمقام نگینہ ہوا تھا نہایت عمدہ قابل دید ہے قیمت (۸ر)

المشتہر: مینیجر مطبع اہلحدیث امرتسر

مجرب دوائیں

عرق ماء اللحم انگوری دوآتشہ یہ عرق ایسی بیش قیمت اور بیحد مجرب ہے کہ کشید کیا جاتا ہے جو اعلیٰ درجہ کی مقوی ہے جسمیں مناسب خواص - مدد ہاضمہ - سنر کل ناطاقتی - ضعف باہ - ضعف اعضاء ضعف دماغ - ضعف بصر - لقوہ اور رعشہ وغیرہ میں یہ عرق اعضائے رئیسہ ذہن و دل کو تقویت دینے کے سوا سمن بدن اور مفرح القلوب بھی اعلےٰ درجہ کا ہے قیمت نصف بوتل عہ ایک بوتل عہ تین بوتل عہ تین روپے سے زیادہ کے خریدار کو بحساب عہ فی بوتل

طلاء جو لوگ جوانی کی غلط کاریوں اور بیجا عادتوں سے شادی کرنے کو موت کا سامنا خیال کرتے تھے - اس بیش قیمت طلاء کے استعمال سے بالکل صحیح ہو گئے اسکے ہمراہ ہماری لائف پلز (حب حیات) کے استعمال سے اندرونی اعصاب کا نقص بالکل دور ہوجاتا ہے قیمت فی شیشی (عہ)

جواہر ہاضمہ اگر آپکا ہاضمہ درست نہیں تو اسکی ایک گولی کھانے سے بھوک خوب لگیگی اور جملہ امراض معدہ سے محفوظ رہینگے قیمت فی شیشی ۔ اور فی عہ

لائف پلز معجون حیات اگر آپ نے کوئی مستحکم بنیاد کی علاج نہ پایا اگر آپ ایام جوانی کی روزانہ غلطیوں کی وجہ سے پیدا ہونے والی بیماری اور پیری میں جوانی کا لطف اٹھانا چاہتے ہیں تو اسکو اپنی جیب میں رکھیں لائف پلز کا تین بکس کا کورس زائل شدہ طاقت کو واپس لاتا ہے معمولی کمزوری صرف پانچ چھ دن میں دور ہو جاتی ہے - نامردی - ضعف باہ - ضعف اعصاب ضعف دماغ - ضعف بصر - ضعف معدہ - جریان - سرعت - رقت - سلسل بول - تقطیر البول - لقوہ اور رعشہ کیلئے درحقیقت بے بدل دوا ہے قیمت فی بکس عہ

جوہر مصفی خون کی ہستی - ہر طرح کی امراض خون - تر و خشک - خارش - خنازیر - بھگندر وغیرہ کو بہت جلد فائدہ کرتا ہے حفظ ما تقدم کے طور پر استعمال کرنے سے امراض وبائیہ سے نجات ملتی ہے قیمت فی شیشی خورد عہ کلاں عہ

سرمہ عزیزی: یہ ایک سلائی آنکھ میں لگانے سے بیحد فائدہ ہوتا ہے - غبار - جالا - سرخی وغیرہ کو زائل کرتی ہے اسکا دائمی استعمال نظر کو آخر تک سالم رکھتا ہے

المشتہر حکیم محمد ابراہیم چشتی چوک ہری سنگھ امرتسر

حسب الارشاد مولانا ابو الوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپا